© rasailojaraid.com

بک اپ لکھتے رہو مگر اسلام میں اس عمل کو "فسق و فجور" سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دینی غیرت سے محرومی کہا جاتا ہے، جو علماء منقار زیر پر ہوجاتے ہیں وہ "علماء جمہوریت" ہیں علماء اسلام نہیں علماء اسلام تو ہر دور میں ایسے ہر موقعہ پر اپنی اسلامی فکر کی نمائندگی کرتے ہوئے کلمۂ حق اور کلمۂ خیر کہہ دیتے ہیں اور بس۔ بیگم رعنا لیاقت، سلمٰی جان، و قار النساء اور فاطمہ جناح کے ساتھ بیٹھنا پسند کرتے ہیں نہ ایسی خواتین سے علیحدگی میں سیاسی مذاکرات کرنا ان کے قومی مفاد میں تھا نہ ہے اور نہ ہی ان کمروہ سیاسی جھمیلوں سے اٹھنے والے غبار میں انہیں اسلام کا مفاد نظر آتا ہے۔ مدیر نوائے وقت کی جمہوری نگاہ بصیرت نے اسلام کے مفادات کی تفصیل نہیں بتائی شاید ہم بھی ان کے اس جمہوری معاشرتی پروگرام سے فیضیاب ہوجائیں۔ پاکستان کا آئین کتاب اللہ اور کتاب الرسول نہیں کہ اس پر عمل واجبات میں سے ہے بس چند لوگوں نے اس کو پسند کیا اور اسے مقدس کتاب بنا کر حوالے دیئے جاتے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب المیل اور کتاب التاویل کو مقدس کتاب منوانے کی رٹ لگا رکھی ہے وہ خود کتاب اللہ اور کتاب الرسول کے باغی ہیں، باغیوں کی بھلا کونسی بات قابل اعتناء ہوتی ہے لیاقت علی خان مرحوم سے لیکر محمد نواز شریف مغفور تک کوئی ایک بھی مسائل دین اور احکام شریعت میں نہ معتبر ہے نہ سند نہ حجت تو پھر ان کی بات ان کا عمل کیونکر مثال بن سکتا ہے اور ان کے اعمال کو کس اعتبار سے دلیل اور سند کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ علماء اسلام ایسے مسائل کو ایشو نہ بنائیں کیونکہ اس میں "مسلم لیگی حکومت بدنام ہوتی ہے" میں پوچھ سکتا ہوں کہ اگر عابدہ حسین کی "سفارت کاری" معتبر ہے تو نصرت بھٹو اور بینظیر بھٹو کی "سرداری" کیوں قبول نہیں رعنا لیاقت، فاطمہ جناح میں اور ان میں کیا فرق ہے اور وہ کونسا امتیاز ہے جو عابدہ حسین کو حاصل ہے اور انہیں نہیں؟ علماء اسلام پر تو فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ چپ نہ سادھیں بلکہ بہانگ دھل کلمہ حق کہہ کر شرعی فریضہ ادا کریں ہوسکے تو سیاسی قمار خانہ کے سٹہ بازوں کو بازاروں میں گھسیٹیں میں مدیر نوائے وقت کی خدمت میں عرض کروںگا

ہر چند عقل کل شدای بے جنوں مباش

بقیہ از صہ ۱۹

نہیں جانتے کہ صحابہ ہی سیرتِ رسول کے امین اور وارثِ حقیقی ہیں۔ اگر ان کا وجود مشکوک ہو گیا تو پھر پورا دین گڑبڑ ہو جائیگا۔

انہوں نے کہا کہ اسوۂ حسنہ کا ادراک صحابۂ کرام کو نظر انداز کر کے ممکن نہیں۔ بلکہ اس سے گمراہی یقینی ہے۔

حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری موجودہ پستی و زبوں حالی سیرتِ نبوی سے روگردانی اور نافرمانی کے سبب ہے۔

صحابۂ کرام نے جتنی کامرانیاں حاصل کیں اور اللہ کا جو قرب انہیں حاصل ہوا وہ صرف اور صرف اتباعِ رسول اور اطاعت کاملہ کا کرشمہ تھا۔ وہ زندگی کے تمام اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق سر انجام دیتے تھے۔ وہ دینِ اسلام کے باہر کچھ دیکھنا پسند نہ کرتے تھے اور یہی ان کی کامیابیوں کا راز تھا۔

انہوں نے کہا کہ آج بھی اسی اسوہ کو اختیار کر کے ہم مسلمان عزت اور حکومت سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ جلسہ کی صدارت مجلس احرارِ اسلام کے مقامی رہنما محترم غلام ربانی صاحب نے کی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"مولانا محمد عبدالحق چوہان
گلشن معاویہ رحیم یار خان"

قسط اوّل

منصب صحابہؓ

"افتتاحیہ"

جس وقت وادی "غیرذی زرع" میں فاران کی چوٹی سے آفتاب نبوت کا طلوع ہوا اس وقت دنیا ضلالت وگمراہی کی تہ بہ تہ تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی آفتاب نبوت کی ضیاء پاش کرنوں کو جن سعید روحوں نے اپنے اندر جذب کر کے دنیا کے تاریک اطراف تک اس نور کی روشنی کو پھیلایا وہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت ہے اس جماعت مقدس کی مساعی جمیلہ اور جہد مسلسل کے باعث اسلامی تعلیمات اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ تاہنوز تحریف وتبدیلی سے محفوظ ہیں یہی وہ جماعت ہے کہ جسکی عدالت دیانت اور امانت پر اسلامی تعلیمات پر اعتماد کی مدار ہے اسلام کے خلاف منافقت کے پردے میں سب سے پہلے ابن سبا یہودی کی سازشی تحریک کی بنیاد ہی صحابہ کے متعلق "عدم اعتماد" کے ملحدانہ اور زندقہ انگیز نظریہ پر ہے جن لوگوں نے اس تحریک کی بنیاد قائم کی ان کے سامنے یہ حقیقت بھی بالکل عیاں اور روز روشن کی طرح واضح تھی کہ جب تک صحابہ کی دیانت وامانت پر امت کو اعتماد ہے اس وقت تک اسلام کے خلاف کوئی تحریک اور کوشش ثمر آور اور کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی اور ان لوگوں کو یہ حقیقت بھی معلوم تھی کہ امت کے سامنے کھلے الفاظ میں صحابہ کے خلاف لب کشائی اور "عدم اعتماد" کا نظریہ پیش کرنا اپنی ناکامی کو دعوت دینے کے مترادف ہے اس لیے انھوں نے بطور حیلہ سازی کے اپنی تحریک کو کامیاب کرنے کیلیے "حب علیؓ" اور ان کی خلافت بلا فصل کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وصیت کا نظریہ پیش کر کے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی کہ خلافت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مدار ہی غاصبانہ تسلط پر ہے شہادت عثمان، واقعہ ء جمل وصفین، شہادت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر واقعہ ء کربلا اسی تحریک کی ستم رانیاں ہیں سقوط بغداد کا المیہ مدارس عربیہ کے درس نظامی میں محقق کے درجہ ء رفیعہ پر فائز نصیرالدین طوسی رافضی کی شازش کا نتیجہ ہے ہمارے نزدیک موجودہ دور سیاست وصحافت، تجدید واحیاء سبائیت کا وقت ہے اس وقت ملک کے مختلف جرائد ومطبوعات میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خلاف تاریخی روایات کے پردہ میں کئی قسم کے الزامات کا اختراع کیا جارہا ہے پھر صحابہ کے خلاف الزامات اختراع کرنے والے افراد کے مختلف انواع ہیں بعض تو وہ ہیں جو واضح طور پر صحابہ کی عمومیت پر معاذاللہ منافقت اور گمراہی کا الزام عائد کرتے ہیں یہ تو "رفض بواح" کی صورت ہے اور بعض وہ ہیں جو کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی مدح سرائی میں رطب اللسان لیکن سیدنا عثمان سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما اور ان کے عمال کے متعلق ان کا نظریہ یہ ہے کہ انکا کردار اور نظام حکومت خلافت راشدہ کے جادہ اعتدال پر قائم نہ رہ سکا تھا بلکہ ان کے دور حکومت میں ملوکیت جابرہ کا نفاذ تھا اس نظریہ کے حاملین "رفض خفی" میں مبتلا ہیں اس وقت روافض کے ان ملحدانہ نظریات کے تعاقب اور تغلیط میں ملک کے مختلف ادارے اور جرائد مصروف عمل ہیں ہماری جماعت کے دو جریدے "پندرہ روزہ الاحرار" لاہور جو کہ حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہ کے زیر ادارت شائع ہورہا ہے اور ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" ملتان جو کہ مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کی زیر نگرانی شائع ہورہا ہے اس فرض کی ادائیگی میں بغیر خوف لومۃ لائم مصروف جہاد ہیں اور اس میدان میں ان جرائد کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے ان رسائل میں دفاع صحابہ کے موضوع پر وقیع مضامین شائع ہورہے ہیں لیکن انکی حیثیت ایک جزوی یا شخصی تعاقب کی ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ "منصب صحابہ" کے متعلق شرعی احکام اور اکابر امت کے واضح بیانات کی روشنی میں ایک جامع اور قانون کلی کی صورت میں ایک ایسی تحریر شائع کی جائے جس میں ان تمام ملحدانہ نظریات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی تخلیط واضح ہو جائے زیر نظر تحریر میں ہم نے اسی فریضہ کی سرانجام دہی کی کوشش کی ہے مصادر شریعت کے زیر عنوان ہم نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں شرعی مصادر کو بیان کیا ہے اور اسی ضمن میں منصب صحابہؓ کے مرتبہ کی وضاحت کی گئی ہے اور آخر میں امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بالخطیب البغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ المولود ۳۹۳ھ المتوفی ۴۶۳ھ کی کتاب "الکفایہ فی علم الروایہ" کے "باب ماجاء فی تعدیل اللہ ورسولہ الصحابہ" کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے

فللہ عاقبت الامور

مصادر شریعت

اجمال وبیان کی کیفیت کے اعتبار سے مصادر شریعت کی ترتیب اس طرح ہے کہ درجہ اول پر قرآن مجید ہے چونکہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو قوانین کلیہ پر مشتمل ہے اس لیے ان کلیات مجملہ کی تفسیر وتوضیح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تبیین اور آپ کی وضاحت سے ہوگی جو کہ قولی اور عملی سنت ہے اس لیے مصادر میں سے دوسرا درجہ سنت کا ہے اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اجمال ہو تو اس کی وضاحت تعامل صحابہ سے ہوتی ہے اس لیے مصادر میں تیسرا درجہ "تعامل صحابہ" کا ہے تعامل صحابہؓ کے اس مرتبہ کی طرف امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ کیا گیا ہے

قال احمد بن حنبل اصول السنتہ عندنا التمسک بما کان علیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (منہاج السنتہ صفحہ ۱۴۸ ج نمبر ۳)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک عمل بالحدیث کے متعلق یہ اصول ہے کہ تعامل صحابہؓ کے ساتھ تمسک حاصل کیا جائے گا

اور مصادر شریعت کی بیان کردہ یہ ترتیب اس قول ماثور سے ماخوذ ہے

کان القران امام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اماما لا صحابہ وکان اصحابہ المتہ لمن بعدھم۔ (سنن دارمی صفحہ ۱۶۰ ج نمبر ۱ بحوالہ اللہ الحدیث صفحہ ۱۷ ج نمبر ۱

قرآن مجید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امام تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے لئے امام تھے اور آپ کے صحابہ بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے امام ہیں۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اس منصب کا بیان خود قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم۔ (سورتہ النحل ایتہ نمبر ۴۴)

اور ہم نے آپ پر یہ نصیحت نامہ (قرآن) اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو بیان کر دیں جو کچھ ان کے پاس بھیجا گیا ہے سنت نبوی علی صاحبہا الف تحیتہ وسلام کی شرعی حیثیت کی وضاحت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں حضرت ابونجید عمران بن حصین رضی اللہ عنہ المتوفی ۵۲ھ کو علم حدیث کی اشاعت کیلئے بصرہ میں معلم متعین کیا آپ ایک یوم حدیث بیان فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے انہیں کہا کہ آپ ہمیں قرآن سنائیں اس پر انہوں نے سنت کے اس منصب کی وضاحت میں فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ جب وہ شخص آپ کے قریب آگیا تو آپ نے فرمایا

ارئیت لو وکلت انت واصحابک الی القران اکنت تجد فیہ صلاتہ الظھر اربعا وصلاتہ العصر اربعا والمغرب ثلاثا تقرا فی ثنتین ارئیت لو وکلت انت واصحابہ الی القران اکنت تجد الطواف بالبیت سبعا والطواف بالصفا والمروتہ ثم قال ای قوم خذوا عنا واللہ ان لا تفعلو التضلن۔ (الکفایہ فی علم الروایہ لابی بکر احمد بن علی المعروف بالخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ ص نمبر ۱۵

(ترجمہ) تمہیں معلوم ہے کہ تم اور جو تمہارے ہم نوا رفقاء ہیں صرف قرآن پر ہی اعتماد کر لیں تو کیا قرآن میں پا سکتے ہو؟ کہ ظہر کی نماز چار رکعتوں پر اور عصر کی بھی چار اور مغرب کی نماز تین رکعتوں پر مشتمل ہے اور صرف دو رکعتوں میں قرآت کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جائے اور کیا تم اور تمہارے ہم خیال ساتھی اگر حدیث سے قطع نظر کر کے صرف قرآن مجید پر ہی اعتماد کرلیں تو تم قرآن میں پا سکتے ہو؟ کہ بیت اللہ کا طواف سات دفعہ کرنا چاہیے اور صفا مروہ کا طواف بھی سات دفعہ کرنا چاہیے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اے قوم ہم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث حاصل کرلو ورنہ قسم بخدا گمراہ ہو جاو گے

اسی لئے علماء امت نے کہا ہے کہ

فان مرتبة السنة النبوية فى الحجية تلى مرتبة الكتاب الكريم اذهى مفسرة لنصوصه و مبينة لمعناه بتخصيص عامه وتقييد مطلقه وتوضيح مشكله و تعيين مبهمه و تعليل محكمه واتباعها واجب كالكتاب بنص " الكتاب وما اتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا " (مقدمة تدريب الراوى صفحه ۳)

(ترجمہ) بے شک سنت نبویہ کا مرتبہ حجیت کے اعتبار سے قرآن مجید کے مرتبہ حجیت کے بالکل ہی قریب ہے کیونکہ یہ سنت قرآن مجید کی نصوص کے لئے مفسر اور اس کے معانی کی وضاحت کرنے والی اور اس کے عموم کے لئے مخصص اور مطلق کے لئے قید بیان کرنے والی اور مشکلات کی وضاحت کرنے والی اور مبہمات کی تعیین کرنے والی اور اسکے محکمات کی علت بیان کرنے والی ہے اس لئے قرآن کی طرح اس کا اتباع بھی ضروری ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے کہ رسول جو کچھ تمہیں دیدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں رک جایا کرو۔

اور مصادر شریعت میں تیسرا درجہ " تعامل صحابہ " کا ہے اس کے بیان سے قبل صحابی کی تعریف اور ان کے امتیازی اوصاف کا بیان کرنا ضروری ہے

صحابی کی تعریف۔

من لقى النبى صلى الله عليه وسلم مسلما ومات على اسلامه۔ (تدريب الراوى صفحه ۲۰۹ ر ج ۲)

وہ شخص کہ جس نے اسلام کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔

صحابہ کے امتیازی اوصاف

جس طرح نبوت ایک منصب ہے اسی طرح " صحابیت " بھی ایک منصب ہے یہ شرف اور منصب انہی لوگوں کو حاصل ہوا جن کی فطرت صالحہ میں اس منصب جلیل کے قبول کرنے کی استعداد تھی اس حقیقت کو سیدنا ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مسعود الہزلی رضی اللہ عنہ المتوفی ۳۲ھ نے ان الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے

ان الله نظر فى قلوب العباد فوجد قلب محمد صلى الله عليه وسلم خير قلب العباد فاصطفاه وبعثه برسالته ثم نظر فى قلوب العباد بعد قلب محمد صلى الله عليه وسلم فوجد قلوب اصحابه خير قلوب العباد فجعل وزراء نبيه صلى الله عليه وسلم يقاتلون عن دينه۔ (ازالة الخفاء صفحه ۹ ج نمبر ۱)

(ترجمہ) خداوند قدوس نے اپنے بندوں کے قلوب پر نظر ڈالی ان میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو سب سے زیادہ بہتر پایا اس لیے آپ کو اپنا رسول منتخب کیا اور پھر آپ کے قلب کے علاوہ باقی بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی تو ان میں سب سے بہتر آپ کے صحابہ کے قلوب کو پایا اس لئے ان کو اپنے پیغمبر کا مددگار منتخب کیا اور صحابہ نے اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کے غلبہ کے لئے جہاد کیا

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک دوسرا ارشاد ہے

اولئك اصحاب محمد كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تكلفا قوم اختار هم الله لصحبة نبيه واقامة

© rasailojaraid.com